

عروسِ مضمون (دیوانِ شرم)

تصنیف

شمس النساء بیگم شرم

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufraanmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

قال سيد الانس والجان الحيا شعبة بن الابرار

از افق آفتاب کامی زهره چشم عصمت تو ام چنان عالیه شمس البیضاء



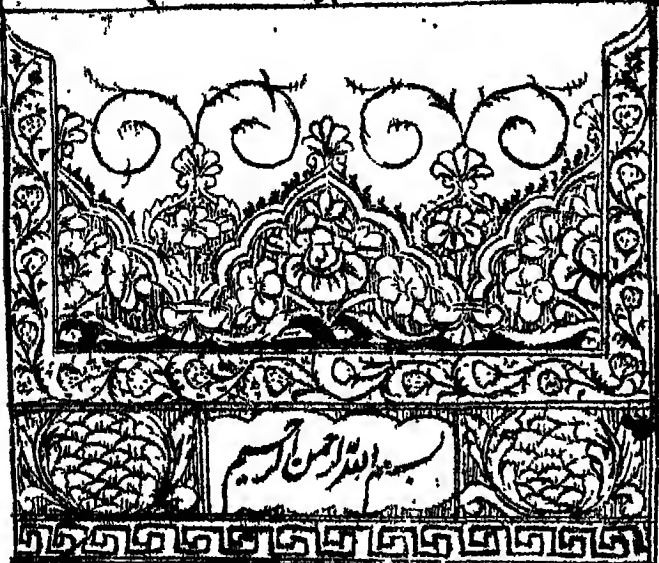
سورة البقرة و سورة الفاتحة و سورة البقرة و سورة الفاتحة

از کلام طبع کلمه محمداست حاجت من مضاعف انی



19

۱۴۴۴
 این یادگار است از
 مظهر ازاد ارب العالمین
 صاحب حسن و عیالین
 در این شهر
 مظهر ازاد ارب العالمین
 صاحب حسن و عیالین
 در این شهر
 مظهر ازاد ارب العالمین
 صاحب حسن و عیالین
 در این شهر



شہسارانِ معصیت کا کہنا ہے طاقت ہے کہ اداسی ستائش اور دبا
مین زبان کھولیں اور حیران ہوں گناہ و غفلت شکار کو کب لیا جو صلہ
اور جرأت ہے کہ محمد خالقِ ارض و فلک میں سوسا کلامیہ بجز یہ کہ یوں ہی قیام
کچھ اور ہے محلِ خرم و غور ہے کہ جب فی دصاحبِ لولاک، اعرضا ک فرما
تو ہم بے زبانوں سے سوا اے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
کہ تاسق در علی قدر فہم و شعور شکر نفا کے شاہد ستور میں تر زبانِ ازلین
اتنی حد سے نہ بڑھیں طبیعت سے نہ گڑھیں یہ کیا کم ہے کہ ہر دم

۲
 در دوزخ کفایت خندان بر دوزخان
 عالم چو کیش بنم دریا دلاخان
 تو گریه کنی بیجان اعدای
 خاک را زنی بیخود سید
 محمد و علی ملک نام
 قاتل پستان خندان
 بیخاک بات خانی اعدای
 کسب شتاقان جلال
 نهاده بر ساز زلف

نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سنی اون سے ہیں
 جو نیک و فکر میں ہیں
 میر ساسی کی یاد میں
 چاہا تھا کہ تاریخ لکھوں
 یہ تو دس دس مضمون
 اس کو ملاحظہ فرمائیے
 کئی اور غزل بیان
 برائے دل کو
 لکھنے پر توفیق
 حاصل ہو گیا
 نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سنی اون سے ہیں
 جو نیک و فکر میں ہیں
 میر ساسی کی یاد میں
 چاہا تھا کہ تاریخ لکھوں
 یہ تو دس دس مضمون
 اس کو ملاحظہ فرمائیے

یعنی بلقیس شہزادہ خرم خلیل اہل عصمت مریم عصمت زریب انسا سے
 دوران فخر بیکات بندرستان جناب قدسی مآب خط و تحریر شمس الانسا
 صاحبہ لائزالت شمول قبا لہا الی یوم القیامہ تخلص بہ شہرہ نے نیرنگ
 نقاب عی اور جوہر باطنی سے رنگ تازہ جمایا یعنی ایک یوان فصاحت عنوان
 زبان اردو کے لکھنؤ میں موزون فرمایا اور نظر فیض اثر خلیل مخوران
 جہان استاد شعرا سے عالی طبعان محمود ویرنا و میر جناب غفران مآب
 خواجہ محمد وزیر مرحوم وزیر تخلص میں گذرانا جناب متغور نے بوجہ کلام ملک
 ملک اکلام کمال حسن نزاکت اور لطافت سے بقدر ضرورت تصرف کیا
 بیشتر غزلوں کو انتہائے خوبی سے بہ دستور رہنے دیا سکھایا و طبع نقاد کو
 کامل اعیار جانتا حق یہ ہے کہ کمال خدا داد ہے کسی پر خصوصیت نہیں
 ہر شخص کی یکساں طبیعت نہیں ہر یون کی بڑی بات ہر سبحان اسد
 کیا قدرت رب کائنات ہے بیشتر و یقین بعد انتقال خواجہ صاحب
 مرحوم باقی رہ گئیں تھیں او کو ۱۲ ہجری میں موزون فرما کر خلعت
 ترتیب اور آراستگی پہنا کر نام تاریخی کی اسل حشر سے فرمایش ہوئی
 فوراً عروس مضمون کہ خبر مادہ سال ترتیب ہے ذہن میں گذرا

نہایت قدر عالی اور عمدہ پروردگار
 پسند فرمایا خلعت قبول سے
 سر بلند فرمایا اور پر قلعہ و ترس
 لکھی اور غزل بیان
 برائے دل کو
 لکھنے پر توفیق
 حاصل ہو گیا
 نام دیوان کی پہلی جگہ پر
 میر بادای سے بی پر کیا ذکر
 میں سنی اون سے ہیں
 جو نیک و فکر میں ہیں
 میر ساسی کی یاد میں
 چاہا تھا کہ تاریخ لکھوں
 یہ تو دس دس مضمون
 اس کو ملاحظہ فرمائیے
 کئی اور غزل بیان
 برائے دل کو
 لکھنے پر توفیق
 حاصل ہو گیا

پیدا شدہ کہانہ کہ سچان اصد کیا کہ ہوا بیان ہے بہت اچھی تقریر ہے
عجب دلکش زبان ہے توڑ کی بول چال ہے جو مقصود ہے
پری جمال ہے روز مرہ چہت ہمارے درست بندشیں سببیں بناوین
نفیس شوخی درگینی کا نیا رنگ و مزو گنایہ کا اور ہی ڈھنگ
نازک خیالیوں میں صنائع اور بدائع کا صرف ناز و نیاز سے بھر ہوا
حرف حرف شاعری کو ایسی طبیعت پر ناز ہے تنگدلی کا ہیکو
اعجاز ہے جو غزل ہے مطلع سے مقطع تک چیدہ اور اختراع ہے
جو بہت ہے ابرو سے خوبان کی طرح لاجواب ہے ہر مصرع میں
لب جان بخشش کی تاثیر ہے قافیہ بولتا ہے سحر کی تقریر ہے
جہاں مشکل زمینوں میں طبع عالی کو آزمایا ہے سہل ممتنع کا مزہ
دکھایا ہے حقیقت میں سحر بیانی اسی کا نام ہے سچان اصد
کیا اصد و دبدبہ کلام ہے کہ جسکے روبرو ہولطیان ہند کا
ناطقہ بند ہو گیا سحر سے ایک نالہ سوزون نہو سکا اب حق تھا
اسر شاہ نظم کو حسن قبول ایسا عطا فرماے کہ جو جمال یوسف جانی
دیکھے زیبا کی طرح فریفتہ ہو جائے جس طرح ترتیب میں تاج پوری

ملک تری رخ گلگون کو یکمگر بولی
 کسی تو عالم رو باین شکل کھلا دو
 ہر ایک پیلوں کو نہ سطح ہو جمع
 یہ آرزو ہی پترین پانچ دانہ میں کر
 خدا سی تا دم آخر دعا خجش کے
 یہ آرزو ہی سمجھ ایدہ سپہ عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری دھی سی ہے
 کسی نہ حوت غیبت میں آئینگی اسی شرم
 یہ ادنی سا اثر ہی اہلقت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو ہمیں ہر مرد و عالم
 ایسے پھر تا ہی جا رویشع مہر کوں
 مقرب اس جی شہورہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تابین جان
 بجای قدرت خالق کوں کہ ذات اقدس
 چہا نازیر دامن کرم لطف و عنایت

ہی خیزان یہ کل تر ریاض حبت کا
 کمال شوق ہی ان کہ کوں کج زیارت کا
 کہ خیزان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو پھر نہ خجش کی اہلقت میں
 کتب ایسا پاس تھا اور دنیا کو ہمت کا
 کروں مدینی میں اگر طوائف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 گندہ ہی دل کی گیندی پہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیتہ شرع عشق حیدر کا
 بلا خجہ ہی نفس ناطقہ تو ہے پیبر کا
 یہ کیا جا رویش ہی آستانہ خیر کا
 کہ خیزان میں لک پاسان اپکی در کا
 پڑی پرتو جو درون پر تر خزار نو کا
 کہ ہی جلا شاکستا ہی تو لکھا سقد کا
 بہت خجہ کا ہی جھگو گرمی خوشتر خجہ کا

این نام بر من جوصل یار کا پوچھا
 غنیمت بداری سہی اور زینت پوچھا
 خزان گوئی اس کو سہ بار کا پوچھا
 دھن

کتاب کا
 ہر دم مطالعہ ہے خدا کی کتاب کا
 ستم کا منہ پھر ہنویار اجواب کا
 دریا بجای اشک بہا غل غلاب کا
 ظالم کو خوف کچھ نہیں روز حساب کا
 اوجھٹا نہیں ہی ماتہ سخی غور شراب کا
 یا منی سطر صفت سی نہیں یار جوا بکا
 افلاک فی دکھا یا مژا افلاک سب کا
 ہر گان ترسے لطف دکھا یا سحاب کا

شیش نظر ہی صحیف عارض خلیب کا
 ہر ہر جو دیکھ لی تری تیغ عتاب کا
 آیا جو یا و خیر شرکان شب فراق کا
 کیا عاشقوں ظلم وہ کرتا ہی چوب کا
 السور کا نکی مری دس ست نازکی کا
 اپنی سوال کی ہون لکیرین خود کسب کا
 ہوئی ہی میر گھر وہ قراج آچھرا کا
 بچے گرائی ناہ جانور نے مرے کا

غبار عرش پہ سیر ہی ہزار کا پہونچا
 دلاپام عتاب س نگار کا پہونچا
 سمند شوخ کیس شوار کا پہونچا
 چین میں ایک جونا لہ ہزار کا پہونچا
 کہ شاخ گل سی ہی نازکی ہی پار کا پہونچا

شال غنچہ تو کیون دل گرفتہ ہے اسی شہر م
 غوشہ ہو خط ترسے اب گلزار کا پہونچا

ہر گان ترسے لطف دکھا یا سحاب کا
 ہر گان ترسے لطف دکھا یا سحاب کا

جبروت و دواجیح حضرت امیرالمومنین
 خوشبو کا جسم پاک کیا کچھ بیان
 فردا ہی عشرت مہر کی خیمہ کھینکو
 سوئی تمام عمر شرمندگی ہی ہم
 اہی عشرت مجھ پر ہم اور کیا ہے

بوسہ لیا فرشتوں کی اگر کاب کا
 بنگای جسکی غسل سے دریا کلاب کا
 اوسدن مراطیک کا سوال جواب کا
 سہو آ خیال حیرت آیا جو خواب کا
 وہ مست ناز دی جو سال شراب کا

انسان نہیں وہ جسکو نئی حیا و شرم
 بھاتا ہی جی سے شرم کو عالم حجاب کا

منہ سی نگا یا شوخی ساغر شراب کا
 کہلجای بند اگر تری منہ نقاب کا
 جلنا ہمارے دل کا ہی پیش نظر گر
 پیری خزان کی طرح سے آئی گی کی
 دی اکوس پر کی بات میرے جگر پر بیوقوف
 آتا ہی جو کوئی اوسی قاصد سمجھتی ہیں
 منہ کہ جو گیا ہی کلیجا جہلا ہوتا
 روئی پر مستعد دل ناخدا جب ہوا

لوہو گیا قرآن سے و آفتاب کا
 بی نور ہو فلک پر چرخ آفتاب کا
 تمہنا نہیں جو آگ پر آتشو کیا کا
 مثل بہار چائیکا عالم شہاب کا
 اسی نامہ بر تو کام کر اتنا ثواب کا
 کس نے جد انتظار ہی خفا کی جواب کا
 لوٹا ہی کیا زبان فی خرا کہ کیا کا
 رو مال شکیا وہیں کہ اسباب کا

غلام کو ملا
 کھنڈو میں بھی تو ایسا ہی مہمان ہوتا
 کس طرح غلام کو کھنڈے سے بند کر کے لے جاتا
 اسی طرح دشمن بھی کھنڈے میں قتل ہوتا
 غلام کو پیش قدمی نہ دے کر جہان کا
 غلام کو پریمی خانی توڑ کر رکھ دیتا
 غلام کو بیعت نامہ لکھ کر احزان ہوتا
 غلام کو کھنڈے کی سیب یاد دے مہمان ہوتا

[illegible]

دیکھی کیا ہو کہ تو پر شکستہ رہی لگی
 سری پاتکے ہی اک خور کا بگاڑا ہوا
 دیکھتی ہی صفت شرکان کو تیری دستا
 یا دین آؤں نہ دیکھوں دیکھوں دنی کا
 او سکی قامت کو بلکہ کیون قیامت ہے
 ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
 میرے تو ہی ہوئے خلق چمن میں قری
 افسانہ عارضہ جانان جو اس کی ہی محوی
 پرتو خال رخ یار بنا نافہ مشک
 آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت خلام
 یار اگر آئی وہی یہ مرا آنسو تہیائیں
 تنے افشان چوخی چاندنی پشانی پر
 کیوں سی ملکی کما تی نہیں تم شرم رشت

تیغ ابرو میں محنت کی ہوئی جو ہر پیر
 ننوا اور رنگ کا تراجم سر پیدا
 جای دل پہلو میں سپر ہوئی شہر پیدا
 چشمہ اشک سی سیری ہو گوسر پیدا
 چال سی جکی ہوا فتنہ محشر پیدا
 ایک پر زرا جو لکھون آؤں ہو دفتر پیدا
 تیری سانی سے ہوئی سرو صوبہ پیدا
 شکر آئینہ ہوا آہ میں شہر پیدا
 سایہ زلف سی آؤں ہو اختر پیدا
 تھکوا صانع فی عیار شک سکند پیدا
 شکر خورشید تو ہرگز نہ خون اختر پیدا
 ہو گئی چہرہ مہتاب پر اختر پیدا
 کیا شب قدر میں ہوئے نہیں اختر پیدا

کیوں نہوں شرم قرار کی تصدق ای شرم
 نور حق سے ہو بہن اختر و حیثہ پیدا

[illegible]

دل اگر سوزی دولت بدکاران متنا
 اوس نزارد و سوزی نای و ان
 نه خنجر سوزی نیست که در عالم متنا
 دل اگر سوزی دولت بدکاران متنا
 اوس نزارد و سوزی نای و ان
 نه خنجر سوزی نیست که در عالم متنا

این دو سخن که عجب یکی کیاداد که نهان مرا
 او سببی بی چینی من کیاداد که جان بگما
 زان کسین هم بهو جانجو من که در بر جان
 بین تو اوست بخدا جانجو از جان بگما
 کیایی نادر می کیاداد که نهان مرا
 لب جان

ای بوجای تین یارون ایسر کی پیدای
 کی سانی ایسر و روان پیدای
 غنی و پور و نوری ایسر و روان پیدای
 جاکو دکھا داگر چاندنی نون رخسار
 ای آئینہ مرادیدہ ایسر و روان پیدای
 ای بوجای تین یارون ایسر کی پیدای
 کی سانی ایسر و روان پیدای
 غنی و پور و نوری ایسر و روان پیدای
 جاکو دکھا داگر چاندنی نون رخسار
 ای آئینہ مرادیدہ ایسر و روان پیدای

[illegible][illegible]

چہرہ پر نور پر جب خط نمایان ہو گیا
ایں خضر و جان جانان پر چہ نہان ہو گیا
دست رنگیں کا اثر دیکھا تو حیران ہو گیا
تو جو پہلوی گیا ایہی مشہور نگام صبح
کہینچے ہو تیغ ابرو نیچان پر کس لیے
ایں فلک دیکر نہ تو تار کی نظر زمین جہاں
کیا شکستہ بین گلن خرم شیدان وفا
لعل لب کا تیری تیرے شکر گیا ایسی شکر
دستہ چکی جو چکی پر تیرے مار کے
یا دین تیری در و در و در کی گوہر بار
صد فی اس جوہر کی پیش منہ او سکون
دست و دست گنبدی شیریں فصل بہار
وقت محبت پیادہ بی سب باش نہیں

[illegible]

سودا

چو کایا آنکمون یی که کتنگی کای
اگر کان کنگدی پس کنگ جوی
گل پوی غنچی لبا لوی طرح شراست
دم خست جود کنگد کنگین تو
عوض مصدق خست خط و کنگین
ای خست و بمرین زنده جاد و بمرین
پدر و پسر و خست فصل بهاری کنگی
کیون نه رویا کنگین کنگام و کنگام
کایا باز اگر کنگد ه خست و کنگان
حان کای او کنگد چا کنگد کنگی
کنگد کنگی خود کنگد کنگین شتاد
خست جاد و کنگد کنگی ای کنگد

چو کنگد کنگی ای کنگد کنگی
اگر کان کنگدی پس کنگ جوی
گل پوی غنچی لبا لوی طرح شراست
دم خست جود کنگد کنگین تو
عوض مصدق خست خط و کنگین
ای خست و بمرین زنده جاد و بمرین
پدر و پسر و خست فصل بهاری کنگی
کیون نه رویا کنگین کنگام و کنگام
کایا باز اگر کنگد ه خست و کنگان
حان کای او کنگد چا کنگد کنگی
کنگد کنگی خود کنگد کنگین شتاد
خست جاد و کنگد کنگی ای کنگد

چو کنگد کنگی ای کنگد کنگی
اگر کان کنگدی پس کنگ جوی
گل پوی غنچی لبا لوی طرح شراست
دم خست جود کنگد کنگین تو
عوض مصدق خست خط و کنگین
ای خست و بمرین زنده جاد و بمرین
پدر و پسر و خست فصل بهاری کنگی
کیون نه رویا کنگین کنگام و کنگام
کایا باز اگر کنگد ه خست و کنگان
حان کای او کنگد چا کنگد کنگی
کنگد کنگی خود کنگد کنگین شتاد
خست جاد و کنگد کنگی ای کنگد

شمر جمیت دل کایا هو بولا دنیا عین	برده گشتن چو کنگد کنگی ای کنگد
ده شوخی سی برده کنگد کنگی ای کنگد	عین شمر کای مای او کنگد کنگی

چو کنگد کنگی ای کنگد کنگی
اگر کان کنگدی پس کنگ جوی
گل پوی غنچی لبا لوی طرح شراست
دم خست جود کنگد کنگین تو
عوض مصدق خست خط و کنگین
ای خست و بمرین زنده جاد و بمرین
پدر و پسر و خست فصل بهاری کنگی
کیون نه رویا کنگین کنگام و کنگام
کایا باز اگر کنگد ه خست و کنگان
حان کای او کنگد چا کنگد کنگی
کنگد کنگی خود کنگد کنگین شتاد
خست جاد و کنگد کنگی ای کنگد

چو کنگد کنگی ای کنگد کنگی
اگر کان کنگدی پس کنگ جوی
گل پوی غنچی لبا لوی طرح شراست
دم خست جود کنگد کنگین تو
عوض مصدق خست خط و کنگین
ای خست و بمرین زنده جاد و بمرین
پدر و پسر و خست فصل بهاری کنگی
کیون نه رویا کنگین کنگام و کنگام
کایا باز اگر کنگد ه خست و کنگان
حان کای او کنگد چا کنگد کنگی
کنگد کنگی خود کنگد کنگین شتاد
خست جاد و کنگد کنگی ای کنگد

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کز دگر مکره کسین عمر ترحمی آئی ہی تیرے
 دل دیکھی عبت جانا ہی تو جان پہلیجا
 آیا ہی یہی باتہ میں مرتضیٰ دو دم کو
 کیا باتہ ہرین کیا پانوں میں کیا قہر کا
 جا رہی گلزار کس باقی گلہ میں ہون
 احسان نہ کیا گل گل ارشوں سے دہنوں
 خمی عسل ہی پرفروں ہی اس پر زبان
 بو کا کل سن میں کی سب جو ہو گیا
 کیا جانی گندہ کیا ہوا دت میں آؤ
 شاد نہ کرو زلف پریشان میں آؤ
 اسی جو جب گئی ہرین کسا کرتی ہرین پران
 کس ہنر خطا کی حولا بوسہ ادب سے

تاریخ قیامت رسیده و یوان ہمارا

نشدہ میں قصہ کا ادا ہے یہم آغوشی کا

[illegible]

این کتاب را در شهر تبریز در روز دوشنبه ۱۲۰۰
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز

از دیر و اوست پطراکی بکلی گزند
 التجا کر کی میس کبوتر گاه کفن اوست
 جود بری دیکه که شرا گئی جسکه عارض
 حیرت کان هی جگر برین گی لکون ر
 جود عوین ترا جو آنگاه مرا شک تر
 سیر کلشن مین اگر تر کلشن کچله
 ایک دن یاک رفقا کر گی پامال
 دیکه بی بکلی گزند سوس بود کنار
 تبه خیر مین گلا آب رگو گنگا هسدم
 صفت شتر کان کا دین اوتشانا ایک
 چاه کسو سله اظهار کردن مین آنچه
 او کو کویا پی غرض ریتو تبا ای ظلم
 یو مین هر روز بتره حسن جها شرا
 بلت تیری جو پشیمان رها کر تی تپی
 بیکه دیدارک مانگی اگر ای سیر بدان

گفتگو بولی کار غیسیای حافل هوکا
 عشق بازی مین و لجه جی حافل هوکا
 اوس گل شک بهلا کون مقابل هوکا
 تنج ابدکی جود دیکه کاوه بسمل هوکا
 میر طالع کا شارا میره کامل هوکا
 طالع رنگ عین طالع بسمل هوکا
 صفت نقش قدم زیر قدم دل هوکا
 کب بکلی مین تری یه مانده حافل هوکا
 مستند قتل چه صدم مرا قاتل هوکا
 کسی کاچه نهین جاسه کا تو بسمل هوکا
 هی سمج دار تو خود دل بی حافل هوکا
 بوسه مانگی کاوهی بو ترا مال هوکا
 چی چه آج تو کل حور شائل هوکا
 کوچه زلف مین انی جهان مراد لک
 کاسه حشیم مرا کاسه سائل هوکا

این کتاب را در شهر تبریز در روز دوشنبه ۱۲۰۰
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز

۲۱

این کتاب را در شهر تبریز در روز دوشنبه ۱۲۰۰
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز

این کتاب را در شهر تبریز در روز دوشنبه ۱۲۰۰
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز
 در کتابخانه کهنه در شهر تبریز

[illegible]

دوسے کا لڑکپی سوال اور اس کے
 اس کا دل سپا یا مر گیا خوب
 اب سب گم اور ایمان کر سہ
 دولا ستر مانی مہ فاکا خوب
 لکھا میں سپا گال بر
 ہر

<p> سر فیض عشق کی حالت تباہ ہوئی ہے تہماری گوہر دندان ہی پر ہو ارجل فروغ رخ سی ہر دو پہلے صبح عدم سیاہ ایسی شبِ فرقت میدائی ہے تمہارے حسنِ عالم کو کر لیا نسخہ </p>	<p> جو چاروں وہ مسیحا نظر نہیں آتا فلک پہ عقد ثریا نظر نہیں آتا کہ جیسے رات کو سایا نظر نہیں آتا فلک پہ ایک ہی تارا نظر نہیں آتا کیا کہ ایک کوئی شیدا نظر نہیں آتا </p>
<p> راجہ بہمن وہ چاند سا مکہ رات نظر نہیں آتا بایں موحہ </p>	<p> جہان آنکھوں میں نہ ہو کر یوں نہ ہو جہان آنکھوں میں نہ ہو کر یوں نہ ہو </p>
<p> لکھا لیان کی دل لیا کیا خوب فتنہ انگیز یار نے ہمسکو انتخابِ جہان ہے وہ تو شریر رشک مہ جو روش پری چہرہ خطِ رخ کی طرح پڑ مانگ گیا دیکھ کر آئینہ ہی حیران ہے کیا چھینکے پہارے لاسے پر محکروں سے جو یار نے دیکھا </p>	<p> یہ نکالے سنئے ادا کیا خوب جو نہ لکھنا تھا وہ لکھا کیا خوب تو نے ڈھونڈا صنم دلا کیا خوب بہو حق نے صنم دیا کیا خوب آپ نے بہو خط لکھا کیا خوب حسن میں او کی ہی صفا کیا خوب دیدیا تھے خون بہا کیا خوب قہقہا مار کر ہنس کیا خوب </p>

۲۶
 وہ کہتی ہو تم دھاکا خوب
 بہت تازہ تبت تبتا لکھ کر
 دیا مجھے تیری بہا کیا خوب
 جیانی لکھا جو پست بیاوش
 جیانی لکھا جو پست بیاوش
 ناز سے بولے دادہ آکھ خوب
 خوش خوش تیری فصلی آراو
 خوش خوش تیری فصلی آراو
 خوش خوش تیری فصلی آراو
 خوش خوش تیری فصلی آراو

رویت نامی فوقانیہ

بھلا اختر کو کیا دون دن کو دیوار نہایت
 نہو جیسا ہ نو کو باہر و خمداری نہایت
 جہان میں تا فکرائی نہیں و سکا نظر
 جگہ دیتی نہیں کہ پلو میں پر جھکو
 یہ بیمار محبت جدا ہی اور مرضوں سے
 پسے چاہیں الگ نہیں لیتو جو چلتا ہی
 کہیں ان کے ہر چین یا اکی بکتے ہیں
 کہاں قصر فلک ہی مکان یا رسی نہایت
 تو پر کہو نہ کہ اوئی کجی کسی تلوار نہایت
 بھلا شمس و قمر کو کیا رخ دلا رسی نہایت
 کہ تم کو گل سی ہی شبیہ جھکو غازی نہایت
 مریض عشق کو کہتے کسی ہمار نہایت
 نہیں کہکب در کو تیری کہ چو تیار نہایت
 نہیں ہاں رو سے کو تری بازار نہایت

[illegible]

رات
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

لافون کا تری مول جو یاد دانا ہی جھکو یوسف پر گری لوگ تو یوں بولی زلیخا کیا نالہ مرا صور کسہ فیل سے کم ہے سو فتنے اوٹھاؤ گا میں آفتہ دور خورشید قیامت ہی ترا چہرہ پور منہ شکر کی دل پنا چپا لوں گا کفن میں چلنے سی تری فتنہ محشر ہو ابر پا باہر قدم گہری رکڑی غیرت یوسف ہر ایک نہ کس طرح دل جان کہو تیرا کچھ روز قیامت کا ہمیشہ نہیں ہے جب جلی ہی ہو تا ہی بیافتنہ محشر واعظ سی کہتی ہیں تری میننی داسے	لانی ہی سحر سپید تار قیامت اس جنس پہ ٹوٹی ہین خرید ارمیا دیکھو تو بیا ہی پس دیوار قیامت یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت رفتار قیامت تری گفتار قیامت رکنا ہی نہت یہ گنہگار قیامت لاسے مری سر پر تری رفتار قیامت اگلی کو گرنے سیر باز قیامت گفتار غصب جسکی ہو رفتار قیامت دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت کیا قدمک طرح ہی تری تلوار قیامت ہکونہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت
---	--

۲۱

یوسف پر گری لوگ تو یوں بولی زلیخا
 کیا نالہ مرا صور کسہ فیل سے کم ہے
 سو فتنے اوٹھاؤ گا میں آفتہ دور
 خورشید قیامت ہی ترا چہرہ پور
 منہ شکر کی دل پنا چپا لوں گا کفن میں
 چلنے سی تری فتنہ محشر ہو ابر پا
 باہر قدم گہری رکڑی غیرت یوسف
 ہر ایک نہ کس طرح دل جان کہو تیرا
 کچھ روز قیامت کا ہمیشہ نہیں ہے
 جب جلی ہی ہو تا ہی بیافتنہ محشر
 واعظ سی کہتی ہیں تری میننی داسے

مضمون قدیر غزل میں مین سہرا پا	ای شرم یہ سب مین تری اشعار قیامت
عجب سحر کی رہی جھکو بقرے رات	فراق یار مین جسکی پلک ساری رات

یوسف پر گری لوگ تو یوں بولی زلیخا
 کیا نالہ مرا صور کسہ فیل سے کم ہے
 سو فتنے اوٹھاؤ گا میں آفتہ دور
 خورشید قیامت ہی ترا چہرہ پور
 منہ شکر کی دل پنا چپا لوں گا کفن میں
 چلنے سی تری فتنہ محشر ہو ابر پا
 باہر قدم گہری رکڑی غیرت یوسف
 ہر ایک نہ کس طرح دل جان کہو تیرا
 کچھ روز قیامت کا ہمیشہ نہیں ہے
 جب جلی ہی ہو تا ہی بیافتنہ محشر
 واعظ سی کہتی ہیں تری میننی داسے

چون تازی

کلیا بافت
 است نیکو یاد با کوی آید یکا بافت
 بپوشایم کس که اوینت بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت

<p>خون بدلا نامر مسطور سوا کیا عالم دیکه اوس گل غما کو سوا کیا وحشت اگر سنے چاک اینا گریبان کیا بافت</p>	<p>الچ بافتون بین ملی تونی خاکیا بافت اگر سنے چاک اینا گریبان کیا بافت</p>
<p>شهرم حیرت ہی ہی گانیز کا اوس بت سنے محکو انعام نیا آج دیا کیا بافت</p>	<p>شهرم حیرت ہی ہی گانیز کا اوس بت سنے محکو انعام نیا آج دیا کیا بافت</p>
<p>رونگه کر مجھے وہ کافر نکا کیا بافت پوچھتا مجھے وہ کافر ہی بتا کیا بافت حق تو یہ ہے ہی تشویش رکاتی ہی وصل میں ہی لہجہ کو ملتا نہیں چین خود بخود آج چلی آتی ہیں آنسو ہی دفتہ دام میں زلفوں کا پہنک گین پرچہ گلچین سپین کہ تبادی محکو کہا اونی کہ وہ گل و نین تیری ہمارہ آنے مانہ مری فریاد سی بی چین ہوا زلزلی میں سرتانوں سے سارا عالم کیا دلا یا سنے نظروں گرا مجھ کو</p>	<p>دفتہ آوٹھ گئی دنیا سی ونا کیا بافت سیرا و تیرا کہی لہ لاکا کیا بافت آج کل مجھے نہ ناس ہی خاکیا بافت اب شکر کرتی نہیں اکودو کیا بافت یہ خدا ہی کو خیر ہے کہ ہوا کیا بافت کچھ ہی تونی نہ کیا سوچ لاکا کیا بافت بدخ میں آج مراد نہ لگا کیا بافت اس سبب نہ لگا اور سوا کیا بافت اکدن آشوب خیز دل نہ کر کیا بافت اسی خاک نک پہ تو گریہ ٹپا کیا بافت اشک کی لہجہ جو گرنے اور کیا بافت</p>

کلیا بافت
 است نیکو یاد با کوی آید یکا بافت
 بپوشایم کس که اوینت بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت
 از دوزخ و دوزخ کا از آری یکا بافت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

صورت غیر سید رو نظر آئے عجیبو
 مشکا کیارنج بیت بیدین کا اقتدار
 کر کی زخمی مچھنستا ہی دود قاتل میرا
 دیکھ کر اوسکو نہ کس طرح میں شادی کر
 کہتے ہیں تیج کین قتل کو یا رانا ہے
 خون ل ہی نہ کیا میں کروں نہ مانی

کیون لامل پھر ہوں منی غیلا گانج
 میں تو کیا دیکھی آئینہ تجی ہیرا گانج
 سیکر زخون نہ نکھرنیکھ لیدن ہی گانج
 عید قربان کا ہی ان جان مجی بانی گانج
 یہ اگر سچ ہی تو شکل کمر آسان ہی گانج
 غم سری انہی میں آدھ رخ کا سماں گانج

اوسے مشاعرہ پڑھا
 گانج مشاعرہ بین اکو سن پڑھا
 اسخاکہ بین حبیب باند پڑھا
 تو نہ کیا کیوں حاکم
 سات تفسیر کی پڑھا
 سات تفسیر کی پڑھا
 زلف سے پڑھا
 زلف سے پڑھا

روایت	پہر تو کوسہ اسے اشی شرم ہلکان ہی آج	وہ گل تر جو غنایا نہیں ہرگز بجھے	جم فارسی
-------	-------------------------------------	----------------------------------	----------

<p> نہیں چلتا کیسے کیسا پتہ نہیں کہلتا ہے ہکا اھلا پتہ پڑ گیا دل پہ ہلے کیسا پتہ روز کرتے ہو تم نرا لپٹہ اوسکی باتوں میں ہی ہلا کپٹہ کیجیے آج کو کئے ایسا پتہ مار گیسو مجھے ہے سراپا پتہ </p>	<p> مناہیں گیسو ن کو کیا کیا پتہ نہیں بچان میں ہے ہلا کپٹہ پہنس گیا جا کے تیری زلفوں میں تمہے شاید پڑ ہے ہے گل گشتی نہیں سنبھل کو اوس سے کیا نسبت اپنے زلفیں وہ مجھے بنو ادین چشم افغی ہر ایک حلقہ ہے </p>
---	--

۱۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۲۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۳۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۴۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۵۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۶۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۷۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۸۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۹۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے
 ۱۰۔ ہمارے ہاں ایک ایسے نیکو شخص ہیں جو ہر ایک کے لئے

[illegible]

روایت ذیل منقولہ

زیر برود تر سے خیال ہی یا زراغ سیاہ | یا اعلام چشمے کو کیا محراب مین بند
 شمرم کیا حال کہ مین گردش چرخ دون سے | رنج کیا کیا بین مکر اس دل بتیاب مین بند
 دی تفسیر کرے تیرا گندگار پسند | جس خرا کو کرے ہر مار تو ای بار پسند
 زلف کشین کا مین یوانہ نہو بس اپنی لٹی | مجہد سیخت کو آتی ہی شب تار پسند
 ہو گیا لکبلی ہی لیکلی از خود رفتہ | آگنی اوس بٹ میکیش کی جو تار پسند
 تیج ابرو فی نہتی کیے لاکون زخمے | خانہ جنگون کو نہیں یہ تری ہوا پسند
 مگر عشاق کی ہر روز خبر سننا ہے | میر قاتل کو اربا یا ہی ہم بار پسند
 جنس لک لیکہ کی ریجہا ہی بہت وہ تو | زیب ہی کہی اگر اسکو خریہ اور پسند
 خطا مین تعریف خط سب لکھی ہی مین | اسکو کیونکر نہ کر گیابت عیار پسند
 جب وہ کلو ہو ہم آغوش تو آئی مخموس | موتی اور چنبیلی کی ہون کیا بار پسند
 ہو لگنید گجا جو کتر امری خط کو لیکر | شاید آئی او سے طو دل نگار پسند
 دل جگر کی جو قیہ اپنی کہی لاک کیاب | یا آئی نکری وہ بہت میخوار پسند
 اک فقط مین نہیں یوانہ تقریر جنم | ساری عالم کو ہی آتش رخ کی گفتار پسند
 عید کی چاند کی سورتا آویسے بہت ہی | اک نامی کو وہ بین ابرو و خدا پسند

بسم الله الرحمن الرحیم

ایں شعر جو میں گریہ خونین کا لکھوں حال
زنگین زبا و ہر گل یار سے کاغذِ رازی ملے

اسی طرح خلیفون کی تاب بین الا کوئی نہ کر
خیر سالی کی طرح ساتھ رہا کرتے ہیں
عمر محض میں نہ جاؤ نگاہ کہتی ہو تو اب
چار آنکھیں نہیں چو بہن حیا کی مار
ہی برابر مجھے قرآن کی واسطہ عزیز
تیری آنکھوں اسی شکر کل آئین گے
سنا آمد تری کتا ہی دل خود رفتہ

شعرم ہی میرا خلص مجھے اتنی ہی حیا
حال انسا کے یہ میرا سن اوں کیونکہ

وای بر خمارین ای گلستان بهر در
 که کمر عارضی به یکجا نهاد
 نه که تزلزل به ادبی نیاوان
 از سخن نین کو نه زاده هر در
 که بختیشتا ز جاده زنگنه
 از بی بی بین جوهره بهر در
 وای بر خمارین ای گلستان بهر در
 که کمر عارضی به یکجا نهاد
 نه که تزلزل به ادبی نیاوان
 از سخن نین کو نه زاده هر در
 که بختیشتا ز جاده زنگنه
 از بی بی بین جوهره بهر در

دل میں رہا ہی مری گھرانا جانا چوڑ کر
 مصر میں آتا ہی پوسٹ شہر کنان چوڑ کر
 کو کہ جاناں کو جاؤں ناغہ رضوان چوڑ کر
 کہیں کہاں بیکو شہر تہی میں ان چوڑ کر
 میسر بھڑا ہی گریساں لوں کا واماں چوڑ کر
 اوڑکی پر پان آئین ناخن سیلچان چوڑ کر
 عشق پر پوچھ گیا ہی نسل نساں چوڑ کر
 جس طرح جاتا نہیں تیر سکان چوڑ کر
 کسو کو دیا کہ وہ کی زبان چوڑ کر
 ایک کو سطح جاؤں کیو ان چوڑ کر
 الفت لیل شامل نے تو مجھ کو کر دیا
 شرم کیا جاؤں چین کو میں بیابان چوڑ کر

64

<p>افسوس دل نہ دار کی سہ افسوس ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس دل نہ دار کی سہ افسوس</p>	<p>ای جون تیرا سہا پڑی افسوس بیاہ آئینہ پر غبار افسوس دل نہ دار کی سہ افسوس</p>	<p>نہیں توار ابدار افسوس کیسے پیاں تیری گونگ نہیں توار ابدار افسوس</p>
<p>کم ہوا سویتوں کا ہار افسوس کر رہا ہوں دم شمار افسوس لے گیا دل کا وہ قرار افسوس</p>	<p>ہمارا شکون کا اپنی ٹوٹ گیا نہیں آتا تو اسے سچ زمان بیقرار ہے ہی اب تواتھ ہر</p>	<p>ہو جاہ جگر کی سی کم افسوس ہو جاہ جگر کی سی کم افسوس ہو جاہ جگر کی سی کم افسوس</p>
<p>اور سکو سینے سے کیا لگاؤں شرم میرا سینہ ہے داغدار افسوس</p>		
<p>مجھ کو بھولا ہے وہ نگار افسوس غیر جو میں گلے کا ہار افسوس نہ کھلی زلف مشکبار افسوس نہو سے ہم ترے شمار افسوس دل کو آتا نہیں قہر افسوس ہم ہیں نظروں میں دیکھی غار افسوس نہو ایا رہمکت افسوس نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس ملی کافر کو ذوالفقار افسوس نہو روتی ہم کیوں ہزار افسوس</p>	<p>نکروں کیوں میں بار بار افسوس ہم نہ لو میں تری ہار افسوس نہ سطر ہوا شام کبھے ایک عالم خدا ہوا لیکن ایک دلبر کے پیر میں دم جبر غیر کے ساتھ بن جاتے ہیں دست حسرت جو میں نے چھو لیا ہے قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے کتنی ہیں دیکھ کر ہوں شرم مجھے ہدم نے ایک ن پوچھا</p>	<p>نہیں توار ابدار افسوس کیسے پیاں تیری گونگ نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس نہیں توار ابدار افسوس</p>
<p>چند</p>	<p>چند</p>	<p>چند</p>

[illegible]

در غزلان کی کوی بی تو نگار
 حسن بین چنانده سبب بی تو نگار
 کز آبی نو نوشد و تپس جباری
 زلفش زلفی که بی تو نگار
 نغمه دهن کی بی تو نگار
 نظراتی که بی تو نگار
 لبش لبی که بی تو نگار
 دهنش دهنی که بی تو نگار

آغاز سے ہی کام نہ انجام سی غرض و دود مجھ کو ہی اسی مصداق سی غرض الی پیشگی جو ہی تجھے انعام سے غرض کچھ اور کو دیتے ہی نہ اسلام سی غرض مطلب صبح سی ہی نہ شام سی غرض کیا جھکواؤں کی نامہ و پیغام سے غرض مجھ کو نہیں ہی عاشق بدنام سی غرض ساقی نہیں ہی مجھ کو تری جام سی غرض	از کبر آں کچھ نہیں لے دیدیا تو نہیں ہی دل میں عشق ابرو و خمد لریا کا دیتا ہوں نقد جان بھی قاصد وادہ ہو جو پوچھے میں اس سب کا ذکر وراثت آہوں پھر ہی زلف و رخ یار کا خیال کہتے ہیں نامہ برسے وہ خط پھر کر دل سے چکا مر تو وہ کہتا ہی بیوفا عاشق ہوں میں تو نہ کس سر خور یا کا
---	--

محبوب کی طرح وشت نوردی کرنگی شرم مطلب گہری ہی نہ درو بام سے غرض	آئینہ ہو گیا بس کیکی حیران عارض لوح قرآن ہی حسین آئین سجدہ ابر قاف آتے ہیں پر یان ہی کی لٹا عکس کا رنگ جو اسکا کبھی ٹپچا لٹکا ایسی نہ کی نکیر جہنم ہی نہ لٹکا
--	---

لالہ خستہ بیاہنے ترا ای بندہ رو
 تما حلیہ انبوہ با ملک بخت کلفت
 شمع آلودہ گلستان بخت کلفت
 شمع آلودہ گلستان بخت کلفت

دھن ترنم کی بخت بخت بخت بخت
 شمع جلجلی کی بخت بخت بخت بخت
 لبش لبی کی بخت بخت بخت بخت
 دهنش دهنی کی بخت بخت بخت بخت
 نظراتی کی بخت بخت بخت بخت
 لبش لبی کی بخت بخت بخت بخت
 دهنش دهنی کی بخت بخت بخت بخت
 نظراتی کی بخت بخت بخت بخت

[illegible]

دین قانون

روایت
 او سکو خنجر سی ند آتای نه تلواری خوش
 اوپنی تلواری خوش آتای نه تلواری خوش
 نبض عاشق کی تری کیجی گنجی خوش
 رگ گل سی ہی ہی تازن کیجی گل خوش
 ہم دہ جانناز بدی عاشق تری بندہ سی خوش
 پیر کی ہی پور تری نہ او س طفل کیجی گل خوش
 کیجی خوش تری نہ کافر کرین مائی اسکے
 وعدہ حاصل کیا یار نے انکار کی سنا تہ
 دیکر کزلف سیبہ اپنی نہ سخی آتشو
 کہیں پامان دل تل نہا ہو جانے
 جنس ل کی تلواری کہیں پیر نہ

جیسو رہتا ہی تری اسرو محمد ازی خوش
 ہی رہتا ہی تری شخی اسرو خوش
 جیسو رہتا ہی تری اسرو خوش
 جیسو رہتا ہی تری اسرو خوش
 سمانا گری بین کرتی عشق و چاری خوش
 غیر اک کیا ہی نہیں کہتی ہرچ چاری خوش
 ہی او س طفل بہرین ہی زمانہ خوش
 ایسی بدھم کی کیونکر خواہی خوش
 واقعی اگر کون کو ہوتا شخی ہا رہی خوش
 ہی ای جان ہرک تری تلواری خوش
 ہی بھی آشد ہر ای خریاری خوش

الف
 روایت
 باغ بزم یارین ہی شرم گل جو باغ وہ
 گل کری محض ہر گز وہ غیر گلشن چرخ

روایت
 جیسو رہتا ہی تری اسرو محمد ازی خوش
 ہی رہتا ہی تری شخی اسرو خوش
 جیسو رہتا ہی تری اسرو خوش
 جیسو رہتا ہی تری اسرو خوش
 سمانا گری بین کرتی عشق و چاری خوش
 غیر اک کیا ہی نہیں کہتی ہرچ چاری خوش
 ہی او س طفل بہرین ہی زمانہ خوش
 ایسی بدھم کی کیونکر خواہی خوش
 واقعی اگر کون کو ہوتا شخی ہا رہی خوش
 ہی ای جان ہرک تری تلواری خوش
 ہی بھی آشد ہر ای خریاری خوش

3/

میں
دوسرے پر کوئی اثر نہ تھا

مجلس علمیه عالیہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ایضا عاقبت شہداء و شہداء

فصل اول در بیان کلیات و مقدمات

Gr. 0

کہیں ہیں ناز سخی خون کروں کیوں چار
 بزم میں سو کی کرین غیر سائی پیدا
 خط و لکیر آ پ تو او سکو کہو کہ
 وہ نہ آگاہ ہوا میرے تھپنے سے اگر
 ایسی بیار بھی چکی کہیں سچو ہیں جلا
 چاہتا ہی جی کہیں کہیں نہ وہ سہ
 آجکی شب تو نہ دم دیکھی چلی جاؤ تم
 لعل بتی یاد رکھی گانہ می نوشے کا
 کیوں پلا تپا ہی دو اور قہار تان
 دیکھ لیتا ہوں تصور سے میں ہر دم او کو
 غیر سچے ہیں تیری آگاہی ہیں جہوں میں
 سگے لہار جو کہتا تو سعاد ہوتے
 کوئی کا نشانہ چہا کوئی نہ چہا لاٹوٹا
 بنگان ہی نہیں بچا و سکو محبت کا یہ
 یار کی دل کا غبار آہ نہ وہ ہوا اسے

بادشاهین اپنی لگاؤ میں جتنا کیا حاصل
 کیوں نہ ہوں سیکڑا کہ میں جہاں کیا حاصل
 قاصدا اسکا تھی دون میں تہا کیا حاصل
 بے اثرناہ عبث میں کیا کیا حاصل
 اہی میں جو کرتی ہو دو کیا حاصل
 جام کوئی ہی اگر تونی بہر کیا حاصل
 راست بازوں کی گرتی ہو دو کیا حاصل
 محی ساقی نی اگر جام بہر کیا حاصل
 ہوئی بانہض اگر کجگو شفا کیا حاصل
 منہ چہا تا ہی جو وہ ماہ تھا کیا حاصل
 بیونہا جسے کرب ہم چوگا کیا حاصل
 استخوان تونی اگر کمانی ہا کیا حاصل
 پری محرابین جو ہم پر بندہ پاک کیا حاصل
 جان بھی تونی جو دی سوچ لک کیا حاصل
 آنکھ ہی سمجھ اگر اشک گر کیا حاصل

میرزا یحییٰ بن میرزا محمد علی خان
 ابلیس بن ابلیس
 تازیانه نه توای زلفه که دیگر نکال
 پاس بین شمشیر تو تر از زهر مار
 این صورت کی اسلام را کی تو قصه زنگار
 عاشقون کی کین سپهر زنگار
 دل غمگین

کیونکہ
 طوفان است که از بیابان و قونی اطفال
 بماند می آید و خوشی و غم را بر سر حال
 بس و سو او است که در کونی پر حسرت کو
 ایک پیر و پادشاه کونی است که در کونی
 دلی ای پادشاه کونی است که در کونی
 اور و در کونی است که در کونی

[illegible]

فان
تو بنی مجرم کی قاتل تو بنی بیچارہ
مستحق عذاب و عقوبت کی سزا محض
کج خلق بنانا اگر کج خلق کی قاتل
تو تو قاتل بنی خود نام بنانا قاتل قاتل
تو بھاریان جانی کج خلق قاتل قاتل
سیاہی سبک تو دی کج خلق قاتل
اگر تو بنی قاتل قاتل قاتل قاتل

از تری جابجایی
 سیاحت در ری کلایر اقلان
 سالیکه و دست خفا و نکاح میت اگر
 کسطن بوس اسب عشق خنق اقلان
 قتل و دست و پا مردان اقلان
 نه بیگماری نادون مردان اقلان
 دل جانی فیوکل جونی اقلان
 زار تری سولگی اقلان
 از این کلماتی

قتل کرنے سے مری نگاہیں نہیں لازم ہے شہرہ بھی ہی تری جاننا زونہیں اصل قاتل	عاشق یاد رواں کجا عقابیں	۵۵
--	-----------------------------	----

[illegible][illegible]

دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل
 دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل

سست و بخت و ہوی بل کیارے ہی ہم
 کرتی ہیں ہوسک کسانک شام سی ہم
 ہوتی آقا زمین آگاہ نہ انجام سی ہم
 خاک ہونک و تری نامہ پیغام سی ہم
 یون تو خوش تہو نہیں کی پیغام سی ہم
 ہی یقین کی بھی ہو چوٹ لگی نہ اٹم سی ہم
 اب خفا ہوتی نہیں یاد نہ شام سی ہم
 دیکھ لیتی ہیں مگر و سک و دو با ہم سی ہم
 مگر تینک نہیں آگاہ تری نام سی ہم
 اگر کہی طرح جلی گری حمام سے ہم
 کہ سمجھتے نہیں کم گروش یا ہم سی ہم
 روز کرتی ہیں سحر و کی شام سی ہم
 تیر کام اور ہو شیو بادام سی ہم
 کوئی کج جائیں جو میا و تری دام سی ہم
 پاٹ دین آج او خلعت انعام سی ہم

جام می اب تو پلا اور سکھو ساقی
 سبج چھو لوئی بچا کہنی بدلیں گل کی
 دل دیتی کہی نی دید سبج جو اوین
 چٹکی دل میں اگر کہی کدلی بھیا
 رعدہ آریکا کریمان کرشاد سو کو دل
 جیتے جی سبج سی زلف توئی نکلتا معلوم
 یا تری تپسی ہم روئی براندی تھے
 یہ تو قدر تھی کمان گزین جو او جان
 اسی تبت پر نشین تھی تو نہیں ہم تجھ پر
 غیر کو ساتھ جو اوں گل کے نہاتی دیکھا
 دور غریبے وقت میں غش کی کیونکر
 یون بے پروا ہی وقت میں ہمار شمع
 گری شمع منم کا دل شیدا تھا میرا
 پھر نہ سہوا ہون کی لک کی نہ پڑی تین
 لالی کتب و جد لیر کا ہمار سے قصہ

دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل
 دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل

دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل
 دل لکان نہ چلی کہیں اس بے غم و غمی
 ساعی بہرے کس طرح پرستے نامکمل

١٢

منہن

ایمان
خود کو سوا کوئی پاس
کے تاج بزمی دہائیں وصال
روزانہ کہ کیا قبول کا یا رب
کیونکہ کسی سیاہی میں حاضر کی بود
دست قصور و سکوت کسی چو کیا نصیب
زینت کی معانی پستی کی غلامی

دوسری کسی صنم تھی بسا ایں دلیان
 جو سر کے یکے یلہ لم فی وکما ایں دلیان
 اس واسی بہت کا فانی وکما ایں دلیان
 آشنا کون تھا وہ جس کو کہلا ایں دلیان
 جو گدھی میں سری تو فی چور ایں دلیان
 بجا وکما اس کے ستم گنی چبا ایں دلیان

عطر میں مشک و عنبر میں تیار و محبو
خاک انگہوں میں شے تجھ کو نذر کا ہرگز
صورتِ آئینہ پس کر دیا حیران حجابو
سچ بتا دو کہ محبت میں زیادہ ہے
میں در دیدہ گاہوں جو کہ کہا تو کہا
قتل اس ناز و آس میں نہ تو تا کیوں کر

یارِ محبت تو کو کھیلے دسو اس کیا
شعرم کی بات ہے سہیوں تہی نہ کہا یحییٰ بن

دار ثنائین کوئی ہمیشہ رہائین
 غصہ سی نامہ یار کو میں فی لکھنائین
 یہ درد عشق وہ ہی کہ جسکی دوا نہیں
 آرزوگی میں یا ایک سب گزرا نہیں
 دیوان عشق بازی کا بیس طہائین
 غنچہ ہمارے دل کا ابھی تک کہنائین
 لانا تھا ہی شرم اوسی جیہائین

گر گریہ رقیب شادی کی جا غمخسین
کس طرح میں کہوں کہ مرا جی نہنہا
تخصیص کیا طبیب کرایہ مرض کی آہ
ریخ و ملال و دوش کو ای دل نہ دیکھیے
کیا جانی دلبری کی وہ انداز ہمدرد
آئی بہار ہول کے باغ میں مگر
فاصد سی راز دل نہ کیگا حجاب سے

۵۹

ایسا فرق یاد میں آدیا ہوں رازدار
 اٹھوں میں آتو نام کو انسوہا نہیں
 کس دہم صحت ہی شک صحت یاد رکھا
 یہ تو صحت ہی صحت ہی صحت ہی صحت ہی
 کیا جانیری صحت ہی صحت ہی صحت ہی صحت ہی
 لی ڈیٹی صحت ہی صحت ہی صحت ہی صحت ہی
 اقرار

کسا نہیں
 دیا کا نام نہیں ہو غائبان نہیں
 انکا اشتیاق کیا تھا شہناہان نہیں
 خیال لپسہ زانی نہ کیا حال کیا
 زار مانعاً علم و شرافت ان کی نہیں
 نشان ہونے کی طرفی کار پر ان کی نہیں
 کیا ہی نہیں ان کا بیان نہیں
 وہی ہر غلہ دینا نہیں
 ہر شوق کی بھی دو زبان نہیں
 فلک پہ پہونے کی ہر زبان نہیں
 ہر وہی ہر غلہ دینا نہیں
 ہر شوق کی بھی دو زبان نہیں
 فلک پہ پہونے کی ہر زبان نہیں

<p> بد بعد بچسا کوئی ہی آئینہ فانی نہیں اوس خود غرض فی ایک ہی بوسا نہیں نامی کو میری یار نے پرزی کیا نہیں بیٹھی چھری میں بطمین انکی نہیں وارفتہ اوس کا کونسا شاہ و گد نہیں کالی کا لفظ منہ سے کینی سب نہیں ہرگز کیسے بات وہ بت مانتا نہیں میری لہجہ جنون جو سبھے ہی نہیں اب تو کوئی نظر میں ہمارے نہیں کم مہج می سے مہج باد صبا نہیں کیونکر کون میں لٹ کو کالی نہیں ایسے گئی زمین پہ کین نقش نہیں سچ ہی شک کیا کوئی اشتیاق نہیں آنسو ابھی تو آنکھ سے اپنی نہیں اب تک تو راز عشق کسی سے نہیں </p>	<p> اقرار کر کے آئے کا آ پنا اب ملک دو چار بوسے مانگی تھی کہہ دنگی منہ پر اتنا ہی شکر اب بھی جو قاصدنی خط یا شیریں ادا سمجھ کے نہ وارفتہ ہوا اسدی دیا اوی ایسا جمال حسن ایسی حیا و شرم عطا حق فی اوس کو خود میں وہ خود پرست ہے وہ شوق خود پسند کیون توئی جیسا میں گل خاک کر دیا اچھا سو اتنے نہ کہہ عشق میں رہے ہوتی ہیں مست سونگہ کی ہم کو رفت دوانہ کر دیا مجھے اسے غیرت پر ایران رنگ کان کا تپا کس سے چہیہ شمس ہوا وہ میرا نکا کی جس دوستی شوخان فوج سمجھ میں سب کو دکھانا اے شرم کو فراق میں نہ ٹھہر جان </p>
--	---

کسا نہیں
 دیا کا نام نہیں ہو غائبان نہیں
 انکا اشتیاق کیا تھا شہناہان نہیں
 خیال لپسہ زانی نہ کیا حال کیا
 زار مانعاً علم و شرافت ان کی نہیں
 نشان ہونے کی طرفی کار پر ان کی نہیں
 کیا ہی نہیں ان کا بیان نہیں
 وہی ہر غلہ دینا نہیں
 ہر شوق کی بھی دو زبان نہیں
 فلک پہ پہونے کی ہر زبان نہیں
 ہر وہی ہر غلہ دینا نہیں
 ہر شوق کی بھی دو زبان نہیں
 فلک پہ پہونے کی ہر زبان نہیں

[illegible]

سودھ کر دیا دل میرا جلا کر اوسنی | خوب مشاق ہی وہ پاچھا کارنی

حال دل نپا تو اظہار کرنا ای شرم
اک زمانہ ہی شہر کی طرف داری میں

زندگی انجی بسر ہوئی ہی پنجواری میں
نام مشہور کیا اپنا ستم گاری میں
خواب میں بوسہ لیا تہا نہ خدا پوتا
ہو گئی جان ہوا تیر ہوا خواہدین کی
وہ تری در کی فقیری میں ہی اشیٰ شہ
دل ہی بکا دئی طرکی کی ترا ہی وہ شوخ
بوسہ کب سیکوں میں جو کیفیت ہے
پہنس گیا سلسلہ زلف میں جو دیوتا
شرارہ شر بار بار اسے جان ہے
عشر کی مری ستارنی رسوا نہ کیا

جسکو ہی عشق حسین بن علی سی ہی شرم
رہتی ہیں شیر خداو سکے مددگاری میں

[illegible]

جسکے سبب چوڑ دیا اک جهان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 گل گھل کے تیری عشق میں لاغیر ہوا
 اسی سوز عشق تو فی جلا یا ہی اس قدر
 پرشاکا ہے آج جبکہ اونی زین
 کو چال دل کون تھو کہتا ہی چل نہ
 دیکھا سو فلک توں لگا کنی یہ وہ شوخ
 جی جاکیا رہے ہر اس میں جسہ ہوسو
 کل کو غدار نے تیری شرمندہ کر دیا

یا رب جدا کہ کچھ اور میں میری جان کو
 لازم یہی ہی سو و کون اس نیاں نہ
 تو دیکھ میری پوست کو اور تنہا
 انکر نیا دیا ہی سر ہر استخوان کو
 خجالت پانی پانی غیب آسمان کو
 ستے کا میں نہیں شکر اس نشان کو
 کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
 نامہ نہیں میں لکھتے کا نامہ بالہ
 تھا نسخہ وہ سفید کیا از غم الزم

[illegible]

این مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا

اوس بت سی بول حال مگر ترک ہو گئے
 ای شہر ہم کچھ کہو تو سی کیوں لاؤ اس ہو

وہ شک گل چین میں اگر میری پاؤں
 اون پر کو تو چہ نگو گیا تازہ کہی باغ
 گلشن ہر گوش گل ہر لب ہر سو قیا
 ابھی ہمار میں جو زردیغ ہاتھ آئے
 شرمائی ویکہ کر شفق آسمان بھی
 ہر راہ اپنی چھو سبھے سبھے سیر کو
 مرزا ہی آئی شخص کل بتروی ہر میں
 بتھلاؤ پاس غیسر کو ہم دوروں میں
 ای شہر ہم کون راحت جانی ہی چوٹ گیا
 پہلے اس حسی کی ثابت کر تھقیر میں دو
 ایک بوسہ لیا کسداں بریوں تھقیر میں دو
 کہا قاصد کہ لایا ہوں میں چہ نام صا
 دونوں زبور کا تری آیا جو تھقیر میں دو

ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا

ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا
 ایک مضمون کی ایک کاپی کا ازادری انکار کی سزا

چونکے کاش پهل یانچا جو جی
مین بدنا گجی و فرات سوانی
کا مضمون توین کیمہ یانچا
ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
بکی لپسری الفت فی کیا کہ تو اثر

اوس پریر کی یی بس کشالی جنگو
نہین پسا آنا مناسی ہی جانی جنگو
اوس گل تر کا سنا حال زبانی جنگو
اہی سوچا وہ آتی سپہ کہانی جنگو
دوست کتنا ہی مرا دشمن جانی جنگو

غزل ان قافیون مین اور پکی کچرہ اسی شرم
ایسی بہاتی ہی تری سر بیاسے جنگو

نہیں ہی رہ کر کہین جانے جنگو
تنگین کی مسکلا ہوئیں دیوا صبا
کہ کوئی دم تو تواسی دیدہ خونبار زرا
نہی رت تو تسلی ہو کر دلکو کہین
ری اطرار وہ الفت کو تو ہی چین کہن
وہ تو قاصد کو دیا پر لب زیا دہی
را غنما نہ جو پڑھتا ہی کوئی کہتی نہیں
غیرت نامہ موزن مین سر سب شہار

اپنا چکرا ہی گویا پہیچن فی جنگو
اور پھر یون کی عبت ہوئی نگہانی جنگو
ما تہ میں رخ کی ہی ہند گانی جنگو
اپنی تھویر زرا دیجیے جانی جنگو
جوتی بہاتی نہیں پابست چینی جنگو
نہی فرصت پیغام زبا جنگو
وہی خوشی تانی نہیں مرثیہ خوانی جنگو
کیا عجب ہی کہین گل نفا فی جنگو

چونکے کاش پهل یانچا جو جی
مین بدنا گجی و فرات سوانی
کا مضمون توین کیمہ یانچا
ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
بکی لپسری الفت فی کیا کہ تو اثر

اوس پریر کی یی بس کشالی جنگو
نہین پسا آنا مناسی ہی جانی جنگو
اوس گل تر کا سنا حال زبانی جنگو
اہی سوچا وہ آتی سپہ کہانی جنگو
دوست کتنا ہی مرا دشمن جانی جنگو

چونکے کاش پهل یانچا جو جی
مین بدنا گجی و فرات سوانی
کا مضمون توین کیمہ یانچا
ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
بکی لپسری الفت فی کیا کہ تو اثر

اے جگر سنا ہوں دلدار کی خبر
 ہمارے ہیکہ خون و ہنر ہم سے
 لہی ہی ہاتھ بھینچ پو وہ غیبت سچ
 اے شرم جیسے کرین سسکے سامعین
 اب اس زمین میں بھر کر ایسے نکال تو
 دیکھی گا میرے ماہ کا اختر خصال
 رخصت کی طرح غیر لہو تو کہنے لکھیں
 اے تیغ تیری چلنی ہی ہو کر نہ پوچھنا
 جی اور کو نہ چاہے گا تیری سو ابھی
 اے سیر رنگ ز کو ادس ہی ثابت
 اے نہر شکر ماہ تر اسنہ سنبھل ہو
 زوہیان قتل کر نیکاطا لم نہیں بچی
 جینا نہیں سدا تجھی اے منہم جہیں
 لہو نہ دی گلی سی لگالی مجھ کو کہیں
 بچے صر ہو چکا ہی دلا تیغ مارے سے

حسن خالق کی پائی نہیں بین و بیک
 کر کے دھند ہو گیا آہ نہ آیا از بیک
 حد و عباد ہی ہم بہت پورن دیو کو
 آج اوس میں شمس منسی لگائی کی
 مینہ پھیلائی ہی اکڑی عین عین کی
 چرخ بہ دور کیا لای کی بادی حسن
 ہم دوستی ہم شہار کا جوین چو
 آسمان پر نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو

کتنا ہوں دلدار و لہو حال تو
 سب تک اپنی ہاتھ ہیکہ سنا کا اوکاں
 اکھنوں کو کہوں اتور لہو حال تو
 بن جائیگا ابھی عسرق افعال تو
 منہ ہی ملا کی منہ جوہن کا اوکاں تو
 تپاں کی سیری ہیکہ گئی چال ہال تو
 کہہ دو دل سیس خیال محال تو
 اے سیر رنگ اور نہ نہر زوہال تو
 کوئی ہماری گل کی اگر سرخ کال تو
 پوشاک نہی کسی سے پھر تابی لال تو
 پر کیا گیا لیکے یہ مال وصال تو
 پور کر ایک تو مر اجانی سوال تو
 شانی پو کیوں غرض کی کرتا ہی ہال تو

مثل مینا سانی ساگر ان پو
 سادہ

چونکه برکتی تره فاشیای دل کجا
که کیم جان کنی قاتل بی پروا
داده انداختی کجاست که منور کجاست
بوی خوشی که کجاست که کجاست
او کی می آید که کجاست که کجاست
کجاست که کجاست که کجاست
کجاست که کجاست که کجاست
کجاست که کجاست که کجاست

[illegible]

ای تمنی خجی ایام کی تازہ شمع ہوتی
ہون بہاروں کی طرح جن کو ہر شمع
آسیا کی شمع ہوتی ہر سال کو ہر
ہون جو ہر طرف ہر سال کو ہر
دوہ کیا ہر شمع ہر سال کو ہر
نظر کی ہر شمع ہر سال کو ہر
قر و حسی ہر شمع ہر سال کو ہر
نہی کی ہر شمع ہر سال کو ہر
نہی کی ہر شمع ہر سال کو ہر

فن کرتا ہے کیا ساتھ مری لکھتا ہے کیا کیا
ای شرم نہ دیکھ کہ اس بت عیار کا نام

بسکه مستی نیا مین بر ایار پی
 بر شمع حشمت کوری و یک یکی گیتی بزی طیب
 پال کی او کی تعلقید کری کبک دور
 پی نهت تعلق پیس نهتین کی کوئے
 پی سجا طره خورشید لگی گردس مین
 رختا پیچ مین ملتا جو نهتین لکاپا
 بوسه دین کی کوکما تھا سودیا آج نجبه
 لفری مین لگاؤن مین ہی بی مثل نظر
 بر وکلا پیچ مین کی کوکما کلاو
 مین جان کی نهتین کچ عاشق شید خوش
 بی لال دس بکی نردم بازی مین آنا کلاو
 کوچه یار کی تعریف نر پوچه ای دوست
 کج گرجا نسکا آپا دوسے آنا تھا

ہر طرح ساری سینون میں حدایتی
 جو کہ مجنون کو ہوا تھا اسی آزار پی
 پیش لڑ جائیں جی یکہ کی فکارت پی
 پھر خدا جانی دلا کیلے سیرا ہی وہ
 سر پہ اس حسرت و خوبان تری دستار پی
 ہی یقین مجھ کو کہین اور اگر فکارت پی وہ
 بولتا جو نہتین ادق الاقرار پی
 کوئی سکھلا گیا کیا یار کو عیار پی وہ
 حسن غریب مین پزیرا دے کلاو نہت پی
 عشق مین تیرے صنم ہوت دیوار پی
 سب افزون تو سمجھ یار کو عیار پی وہ
 مشتری خرچ نمی آنا ہی یہ بازار پی
 کوئی گدی کر عیسے ہی کر بازار پی وہ

ب

ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم

<p>او که می بیند جهان را بهر شک و دوین گم مرتبه بودی عصا کا جاک کیا خفا تا طائر و لک شغل شباهتی بان شمع رخ روشن اس راز کی دریا کو کو چه بین هوا کو متحاب کی لاله بسمل که بهی ده شمع که بهی به لال روی یمن که بهی که بهی که بهی</p>	<p>دیکوین کیا کار خانی قدرت و اگر چه پس از رخ بودی بی تقوی کرد یا از او کیون مثل کا خفا و در چهرتی بین کس زلف و لک و در آن کمون مری نفرت او نهین که بهی بین منتقا که ان سوز دل پروانه در روی که و کال چینه نهین رخا نه در</p>	<p>ای شایسته که در این عالم ای شایسته که در این عالم ای شایسته که در این عالم ای شایسته که در این عالم</p>
---	---	---

ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم
 ای شایسته که در این عالم

شریک و زندان کی اگر سبک دینا
 پس سبک دینا کی اگر سبک دینا
 شریک و زندان کی اگر سبک دینا
 پس سبک دینا کی اگر سبک دینا

اس سر جانی کی ہو تو کون کون سی رشید و نشان ہیں سر روزگار کئی طرح سے رخ ریب پوٹ کی سسک جان طبع دار سر اردن ہیں گھامین مشوق کی سب سے لگاؤ نہ چھوٹتا رستہ نہ گئے گھر خان اراندل	اسی ہی زبان چھسی ہما کی نہیں جاتی ہر آتی ہیں شک نگہ ڈرائی نہیں جاتی سسی کی ہری سسی ہی چوپائی نہیں جاتی اندازہ ادا تیری سسی پائی نہیں جاتی آواز طبیعت ہی لگائی نہیں جاتی جیتی ہوئی مکی مکی ہی کھائی نہیں جاتی
---	---

تیر سیر اک چیر کی آسان ہی اسی تشریم
 تقدیر جو بگڑی تو نبھانے نہیں جاتی

عاشق شیدا تیری اسی یاد نہوتی زلف سیہ چو کی گندہ کار نہوتے لہکی وہ دلدار بیان کرتا جو ہمارے کیا جو مچی کتنی ہر دو کی طلبا تانہ نامل کہی بوسہ کی طلب میں حور تھی اگر ہم تجھی آغوش میں لیکر قی نہ کہی تجھے اگر جانتے ایسا	اس رنج و مصیبت میں قناری نہوتے عتاق میں شہر سپہ کار نہوتے اوس شوخ سی ہرگز کہی ہر نہوتے عاشق جو نہوتا تو یہ آزار نہوتے گلبرگ سی نازک جو وہ خسار نہوتے ہر خشر کی ہی شور سی بیدار نہوتے دل کی ہم اس طرح سے ناچار نہوتے
--	---

اس سر جانی کی ہو تو کون کون سی
 رشید و نشان ہیں سر روزگار
 کئی طرح سے رخ ریب پوٹ کی سسک
 جان طبع دار سر اردن ہیں گھامین
 مشوق کی سب سے لگاؤ نہ چھوٹتا
 رستہ نہ گئے گھر خان اراندل
 تیر سیر اک چیر کی آسان ہی اسی تشریم
 تقدیر جو بگڑی تو نبھانے نہیں جاتی
 عاشق شیدا تیری اسی یاد نہوتی
 زلف سیہ چو کی گندہ کار نہوتے
 لہکی وہ دلدار بیان کرتا جو ہمارے
 کیا جو مچی کتنی ہر دو کی طلبا
 تانہ نامل کہی بوسہ کی طلب میں
 حور تھی اگر ہم تجھی آغوش میں لیکر
 قی نہ کہی تجھے اگر جانتے ایسا
 اس رنج و مصیبت میں قناری نہوتے
 عتاق میں شہر سپہ کار نہوتے
 اوس شوخ سی ہرگز کہی ہر نہوتے
 عاشق جو نہوتا تو یہ آزار نہوتے
 گلبرگ سی نازک جو وہ خسار نہوتے
 ہر خشر کی ہی شور سی بیدار نہوتے
 دل کی ہم اس طرح سے ناچار نہوتے

اس سر جانی کی ہو تو کون کون سی
 رشید و نشان ہیں سر روزگار
 کئی طرح سے رخ ریب پوٹ کی سسک
 جان طبع دار سر اردن ہیں گھامین
 مشوق کی سب سے لگاؤ نہ چھوٹتا
 رستہ نہ گئے گھر خان اراندل
 تیر سیر اک چیر کی آسان ہی اسی تشریم
 تقدیر جو بگڑی تو نبھانے نہیں جاتی
 عاشق شیدا تیری اسی یاد نہوتی
 زلف سیہ چو کی گندہ کار نہوتے
 لہکی وہ دلدار بیان کرتا جو ہمارے
 کیا جو مچی کتنی ہر دو کی طلبا
 تانہ نامل کہی بوسہ کی طلب میں
 حور تھی اگر ہم تجھی آغوش میں لیکر
 قی نہ کہی تجھے اگر جانتے ایسا
 اس رنج و مصیبت میں قناری نہوتے
 عتاق میں شہر سپہ کار نہوتے
 اوس شوخ سی ہرگز کہی ہر نہوتے
 عاشق جو نہوتا تو یہ آزار نہوتے
 گلبرگ سی نازک جو وہ خسار نہوتے
 ہر خشر کی ہی شور سی بیدار نہوتے
 دل کی ہم اس طرح سے ناچار نہوتے

<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>کسکے چہرے کی ہر اہلیں صفائی ہو گئے اور سب گھر کی کوئی تلوار رنگائی ہو گئے کبھی ایسی بخت رسایوں ہی سرائی ہو گئی غیر کوئی مٹی لب کی دکھائی ہو گئی</p>	<p>وکیستی میں جہجہی ہم تو بھستے ہی گاہ خوش حال تیرے چوکوں کی کھل آتا ہی سب پتہ پتہ بستی بہت ہی دروگہ ہوں سیر کیا ہی مری نظر و نین جوتا ریکہ جانا</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>جو مری بہنی اوشٹائی میں چشم سہلی ہی شرم لڑت وصل کسی نی نہ یہ پائے ہوگی</p>	<p>صلح غیر درج کرو گی تو کڑائی ہوگی چمنس گیا ہی تری گھنٹوں لڑا مرا</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>اوشی گھر ہوگی مکدر تو صفائی ہوگی مقامت نہ کہی اسکی سرائی ہو گئے یار کی گھڑی کی طرح رسائی ہوگی یہ ادا یار کی ہی لٹی ہی بہائی ہو گئے کیا کر گاہ کی گرسوت نہائی ہو گئے بہشتی جب بہنوں میں قاتلے لگائی ہو گئے میں نہ آؤں گا جہان انکی سرائی ہو گئے جیسے گزرتی تھی میں سرائی ہو گئے سیر مالوں کی مگر طرز اڈرائی ہو گئے</p>	<p>صلح غیر درج کرو گی تو کڑائی ہوگی چمنس گیا ہی تری گھنٹوں لڑا مرا نکروں ت ہی آرا اسکیے جھکے چمکیاں دیتا ہی کرکائیا ہے شہر جلد لاکو چہ قاتل میں جو چوڑ ہو ہو خون لاکو کا کیا ہو گیا ہی مجھ کو لیتین ستیا بچھل جان میں قیون کا گذر جستہ جہر جفا چاہی تھی ہم پر کرے دل جو فراویاں کی اوڑا جاتا ہی</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>
<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>	<p>یہ دیکھو کہ کون سا کلمہ ہے جس کا یہ معنی ہے کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے اور میں نے تم کو اپنا دوست بنایا ہے</p>

سب سے پہلے اس کو جاننا چاہیے کہ اس کا کیا حال ہے
 اور اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے
 اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے

اس شہری گشت حسن کا میں گنج شہر چچ بس اپ کی بکامین اندر دیکھن تھے اکا فزین تو کیا کہوں ہوا فزین تھے سچی اہی نہیں ہی جوتی ہیں تھے عہد ہی سہا کہی ہیں جین تھے دواں جیہ کر نین تو آستین تھے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں تھے کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن تھے پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین تھے	رخسار کو جو تری چوا اینچ گیا ہوا کیا اسکا غم نہیں ہر غیر وں شاد ہوا جو کہ کام تھی کی ہیں ہوی ہیں ب کرتا ہوں کہ بیان میں عہد خلافت نہ شگزاران تری کس طرح ہی کہن ائی ہمارا جامہ در ہی بھی ضرور ہے خدمت کی طرح جسے تو دیکھوں میں پکار پر دم رنگا نام تھار ائی لب پران فرمائی تو آب کی پہلو میں بچہ جان
---	---

اہی شہر گشت حسن کا میں گنج شہر چچ بس اپ کی بکامین اندر دیکھن تھے اکا فزین تو کیا کہوں ہوا فزین تھے سچی اہی نہیں ہی جوتی ہیں تھے عہد ہی سہا کہی ہیں جین تھے دواں جیہ کر نین تو آستین تھے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں تھے کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن تھے پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین تھے	اہی شہر گشت حسن کا میں گنج شہر چچ بس اپ کی بکامین اندر دیکھن تھے اکا فزین تو کیا کہوں ہوا فزین تھے سچی اہی نہیں ہی جوتی ہیں تھے عہد ہی سہا کہی ہیں جین تھے دواں جیہ کر نین تو آستین تھے پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں تھے کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن تھے پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین تھے
---	---

کیا وہ شہر گشت حسن کا میں گنج شہر چچ
 بس اپ کی بکامین اندر دیکھن تھے
 اکا فزین تو کیا کہوں ہوا فزین تھے
 سچی اہی نہیں ہی جوتی ہیں تھے
 عہد ہی سہا کہی ہیں جین تھے
 دواں جیہ کر نین تو آستین تھے
 پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں تھے
 کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن تھے
 پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین تھے

اہی شہر گشت حسن کا میں گنج شہر چچ
 بس اپ کی بکامین اندر دیکھن تھے
 اکا فزین تو کیا کہوں ہوا فزین تھے
 سچی اہی نہیں ہی جوتی ہیں تھے
 عہد ہی سہا کہی ہیں جین تھے
 دواں جیہ کر نین تو آستین تھے
 پیش نظر خیال ہی کا دور ہیں تھے
 کہی ہو بہت بیان گو کہ گہن تھے
 پہاڑی بجای تکیہ پہلو جین تھے

[illegible]

100

یوسف ای وکومت چاه نه ایسی کو دلا

شہرم پیغام زبانی سے پہلا شاد ہون کیا
اوسنی بھیجا دیکھی وصل کا پیغام مجھے

ایک کہیں نہ تھی نہ نصیبیت میں گرفتار ہو
 چشتاری ہی ثابت تھی وہ ستیا رہو
 دیکھا کہ گرس بیمار کہ بیمار ہو
 پاس بیٹھتی تھی تم مری بیمار ہو
 اب وہ اگلی تھی کیا قول و رفتار ہو
 ایک ہر جانی کی وارفتہ رفتار ہو
 مشک نانی سی خزانہ مری بیمار ہو
 ہم بھی مری کی طرح طالب دیدار ہو
 میں گدہ بیمار تھم جو شکر بار ہو
 پھول گلزار کی آکھوں میں مرخار ہو
 میں تو کیا حضرت پیر تھی خریدار ہو
 دل میں کیا سوئے تھی کون طائر بیمار ہو

پرفانی دولت چاہ نہ ایسی کو دلا
 کردیا اوکلی محبت فی لوہہ نام ہے
 شرم پیغام زبانی سے بہلا شاد ہون کیا
 اوسنی بیجا دہی وصل کا پیغام مجھے
 کیا کہیں سخت نصیبت میں گرفتار
 چشتاری ہی ثابتی وہ ستیاری ہو
 دیکھا زکس بیمار کہ بیمار ہو
 پاس بیٹھتی سے تم مری نیر ہو
 اب ہاگلی تہی کیا قول در اوار ہو
 ایک ہرجائی کی دار و فتر ہو
 مشک نانی سی خروں زنی یار ہو
 ہم بھی مری کی طرح مایہ دیدار ہو
 میں گدہ ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھر لگڑا رکی اکھوں میں مخرام ہو
 میں تو کیا حضرت یوسف ہی حریار ہو
 دل میں کیا سوئے نئی طاری ہو
 آتش شمع کی ہم یار ہو
 آگاہ یہ وارفتہ رفتار ہو
 بجان بخش دیکھا کہ بیمار ہو
 یہ قیون کسکھایا ہے مقرر ہو
 ہی کتا تھا کہ ہم تھکے جو رنگی گھی
 نوکھیر کے کیوکرہ پیری دل پنا
 گت کیسے گنیں ہوا دم سے آئی
 عیا حسن پر اہوگراد سے بھلے
 سی ہیکر دولا بھی ای شیریں
 خسار ترا دیکھ کے بیل نی کہا
 فروشی ہر بازار جلائے اونکو
 طری نہ اوی کہہ کی تم ای شرم

۶۰
 شمع و کبریا الفت می گوید
 دل کو پر دانی و تدبیر و فضل
 عشق و محبت و کرم و باری
 ایسی بهتری چون لگو نگار
 ترش و دوسری نگار گشتی

دل میں بتاؤ تو کہوں کہ میری جیبت میں ایک ایسا نوکری کا
 سادہ پتہ ہے جو یہاں ہی نہیں بلکہ اس کے
 کوئی اور بھی نہیں دیکھ سکتا۔
 لیکن اگر یہ سچ ہے تو اس کے
 لیے اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس
 اس کے پاس اس کے پاس اس کے پاس

در روی دوری هم نه مری پاس
 خیرون ہی جو رہی فزنی را توں کو
 ابروی باغ ہے کیا عیش ہی گزریا کس شرم
 آج کی شب بت میکش جو مر پاس آئے
 دل پر ایسی ہوشیہ تری دل داری کی
 بخت اول نہ لگا تکیہ تھیں گز
 او کو تشبیہ پہلا بال ہی بیج کی تو کر
 دلفریبی پہ تری را بین نہ آؤنگا کبھی
 قتل عاشقی کی لمبی بہتی ہوشیہ کیف
 او کو شہیا وستم ہو ل گیا کیا ایدل
 چشم بیاں سنہ تیری مجھے ہمار کیا
 ہم پہلا حال دل اپنا کہیں سے جا کر
 ہر گیارہی لے لے اداں تجھی سودا شاید
 سو ہی جا کی صنم آنیکا و عدا کر کے
 تیری چہری کی مقابل ہی کمان جوڑ
 رخ تابان پر ہوا ہی خط شب نگ عیاں
 تو فی آہر ہی سدا میری دل لزاری
 اگر خبر ہوتی تجھے تیری شہ گاری
 جس کس میں ہو رگ گل ہی ہوا باریک
 یا د میں باتیں مجھی تیری دل لزاری
 تمہی (یجا دنی) اب یہ طر حداری
 تو لے لے شہ سہ پہر ملتی کی تیری
 بوجہ عیسے نہ حقیقت سہر بیاری
 بات سب کرتی ہیں یا تیری کوفزاری
 نقد راحت کو دیا غم ہی خریداری
 نہ مری لگو بھر کچھ مری بیداری
 شکل فزینی پہلا ملتی ہی کب تارہ
 روز روشن ہی دکھائی ہی غمی تارہ

کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار

باد و عشق سی سببش را بارک کی زمین
 و کز خال خزه یار سی دل رو یا لعل
 دیکھ لی ہی جو تری چشم عمار سی
 تیرا را ہی کہ کوئی کوئے نار سی

بحر وصل نہ اسے شرم نمودار ہوئی
 کی شب بحر بہت گریہ روز آزی بہت

اب چا تہ آج ہی مبارک ہو
 تیرے وقت ہی زمین الی ہر اون کو
 حکم خان سی سیحانی تری مروان
 شکر کیون کر نکونین کہ مرا حق
 فصل ہی حق کی گئی مہم جو ہر جان
 بافت غیب نے آنکھ مری بانی کے
 سنا لقب پہلی تو مشہور حکیم حاذق
 اکی چہر شہرین اوس کو نہ گمشدہ
 سرزمین ہند کی رشک فلک چارم
 کیون نہ دوست تھا اوس کو کہ جو خاک

کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار

کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار
 کی بجائے عازم کیا ایسا بارک بود
 درم قاصد کی بیاورد و دل کو کار

ش ۲۲ د

۸۹۱۵۴۳۱

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
